مولانا محمد انیس رشید

# جبوتی

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار ''جبوتی'' کا تعارف ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

جمہوریہ جبوتی کا پرانا نام فرنچ صومالی لینڈ ہے۔ شمال مشرقی افریقہ میں واقع اس چھوٹی سی اسلامی ریاست کے شمال میں اریٹیریا، جنوب اور مغرب میں ایتھوپیا، جنوب مشرق میں صومالیہ اور مشرق میں خلیج عدن واقع ہیں۔ جبوتی افریقہ کے شمالاً غرباً ساحل پر خلیج تجرہ کے دھانے پر واقع ہے۔ باب المندب اسے جزیرہ نما عرب سے جدا کرتا ہے۔ اس کی شمال سے جنوب تک لمبائی ۲۰۱ کلومیٹر اور مشرق سے مغرب تک کی چوڑائی ۱۷۷ کلومیٹر ہے۔ ملک کا نوے فیصد رقبہ صحرائی، بنجر یا پہاڑی ہے۔ باقی دس فیصد رقبے پر چراگاہیں اور جنگلات ہیں۔ شمال میں واقع پہاڑوں سے ندیاں نکلتی ہیں جن سے آب پاشی ہوتی ہے، جبوتی کی مٹی کم زرخیز ہے۔

جبوتی کا رقبہ ۲۳۲۰۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ اس کی آبادی چھ لاکھ نفوس سے بھی کم ہے، یہاں کا دارالحکومت جبوتی ٹاؤن ہے، اس کی آبادی چار لاکھ ہے۔ جبوتی ٹاؤن کی بنیاد فرانس نے رکھی۔ یہاں کی بندرگاہ بھی فرانس کی تعمیر کردہ ہے۔ جبوتی میں پچانوے فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ یہاں کی سرکاری زبان عربی ہے۔ ۲۷ جون ۱۹۷۷ء کو یہ ملک آزاد ہوا اور ۲۰ ستمبر ۱۹۷۷ء کو اسے اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔ انتظامی طور پر جبوتی کو پانچ ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہاں کا موسم گرم اور مرطوب ہوتا ہے۔ مئی اور اکتوبر کے درمیان کا عرصہ یہاں بارشوں کا ہے تاہم یہاں بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ یہاں کی زرعی پیداوار میں کھجوریں اور سبزیاں شامل ہیں، نمک واحد معدنی پیداوار ہے جب کہ یہاں کی مصنوعات میں بوتلیں بنانا، چمڑا، دستی مصنوعات، بندرگاہ کی آمدنی، موم اور کھالیں شامل ہیں۔

جبوتی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تیسری صدی قبل مسیح میں ''عبل'' نامی عرب قبیلہ ہجرت کر کے یہاں آباد ہوا۔ ۸۲۵ء میں اسلام کی روشنی مختلف مبلغین کے ذریعے یہاں پہنچ چکی تھی، ان لوگوں کی تبلیغ سے یہاں کے لوگ مسلمان ہوئے، جبوتی کے مسلمانوں کی حبشہ کے عیسائیوں سے اکثر جنگیں ہوتی رہتی تھیں۔ تیرھویں صدی عیسوی تک یہاں کے مسلمان کافی ترقی یافتہ ہو چکے تھے اور سولھویں صدی عیسوی تک اس علاقے کی تجارت عربوں کے ہاتھ میں رہی۔ اس کے بعد پرتگالی تاجروں کی صورت میں اس علاقے میں نمودار ہوئے، اس وقت تک یہاں کے مسلمان، پرتگالیوں کے مقابلے میں اچھے تاجر تھے اور ان کے تجارتی قافلے تجرہ سے حبشہ کے بڑے بڑے شہروں تک آتے جاتے تھے۔ اسی دوران انیسویں صدی میں اس

علاقے میں فرانسیسیوں کی آمد شروع ہوئی اور پھر ۱۸۶۲ء میں فرانسیسیوں نے اوبک پر قبضہ کرلیا، فرانسیسیوں کے قدم اس علاقے میں اسی حد تک مضبوط ہوگئے کہ ۱۸۸۸ء میں فرنچ صومالی لینڈ کا قیام عمل میں آیا اور پھر اسی سال وہاں پر تعینات پہلے فرنچ گورنر لاگاردے نے جبوتی شہر کی بنیاد رکھی۔ جبوتی بہت مشہور بندرگاہ بن گیا، اس بندرگاہ کی حیثیت بہت جلد اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس بندرگاہ کے سامنے ''زیلع'' اور ''تجرہ'' کی بندرگاہیں ماند پڑ گئیں اور یہ جنوبی حبشہ کے مال کو آگے منتقل کرنے کا بہت بڑا مرکز بن گیا۔ ۱۸۹۷ء میں فرانسیسی حبشہ ریلوے کا کام شروع ہوا، جو ۱۹۱۷ء میں جا کے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ ۴۸۶ میل لمبی اس ریلوے لائن سے جبوتی اور عدیس ابابا (ایتھوپیا) کے درمیان روابط قائم ہوگئے۔ ۱۹۲۴ء اور ۱۹۳۴ء کے درمیانی سالوں میں جبوتی میں سڑکوں اور دوسری انتظامی عمارتوں کی تعمیر مکمل ہوئی۔ ۱۹۳۶ء میں اٹلی کی فوجوں نے حبشہ پر قبضہ کیا تو اس سے فرانس کافی تشویش میں مبتلا ہوا کہ کہیں جبوتی اس کے قبضہ سے نکل نہ جائے۔ چنانچہ اس صورتحال کے پیش نظر فرانس نے جبوتی میں بڑی بڑی فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ جون ۱۹۶۰ء میں برٹش صومالی لینڈ جسے صومالیہ کہا جاتا ہے آزاد ہوا تو دونوں طرف کے عوام نے جبوتی کو بھی صومالیہ کا حصہ بنانے کی تحریک چلائی، کیوں کہ بنیادی طور پر یہ دونوں ریاستیں ایک تھیں جسے یورپی ممالک نے آپس کی آویزش اور قبضہ کی جنگ میں مبتلا ہوکر دو ریاستوں میں تقسیم کردیا تھا۔ ایک کو برٹش صومالی لینڈ اور دوسرے کو فرنچ صومالی لینڈ قرار دیا تھا۔ دونوں ریاستوں میں سینکڑوں اور ہزاروں خاندان اور کئی قبائل بٹ گئے تھے جو تقسیم اور بندر بانٹ کی بھینٹ چڑھ کر ایک دوسرے سے بچھڑ گئے تھے، حالانکہ دونوں طرف کے لوگ نسلی اور مذہبی لحاظ سے مسلمان تھے اور متحد تھے۔ دونوں طرف کے عوام کے اتحاد کی خواہش کو فرانس نے کچل دیا، چنانچہ ۱۹۶۷ء میں فرانس نے جبوتی شہر اور گردونواح کے علاقوں کو ملا کر ''افارس وایساس'' کے نام سے خودمختار ریاست بنادی۔

۱۹۷۰ء کی دہائی میں یہاں صومالیوں کا سیاسی اثر ورسوخ کافی بڑھ گیا کیوں کہ وہ بڑی تعداد میں ہجرت کرکے یہاں آباد ہوچکے تھے، انھوں نے فرانسیسیوں کو آزادی کے لیے مجبور کیا اور ''پاپولر لیگ برائے آزادی'' کے پلیٹ فارم سے آزادی کی تحریک شروع کردی جس کے نتیجے میں ۱۹۷۷ء میں ریفرنڈم کروایا گیا۔ ۹۸ فیصد ووٹروں نے ملک کی آزادی کے حق میں ووٹ دیا۔ چنانچہ جون ۱۹۷۷ء کو فرانس کے زیر قبضہ ''افارس وایساس'' کا علاقہ جمہوریہ جبوتی کے نام سے آزاد ہوگیا۔ آزادی کے بعد یہ بدقسمت ملک وہاں کے باشندوں کو متحد نہ رکھ سکا اور لڑائی جھگڑے شروع ہوگئے جس کی وجہ سے آزادی کے چند ماہ بعد ہی ملک کے پہلے وزیراعظم کو استعفیٰ دینا پڑا۔ اس کے بعد فروری ۱۹۷۸ء میں عبداللہ کامل وزیراعظم بنے وہ بھی زیادہ عرصہ اس منصب پر فائز نہ رہ سکے، انھیں بھی ستمبر ۱۹۷۸ء میں برطرف ہونا پڑا۔

۱۹۹۱ء میں عراق کے خلاف اتحادی ممالک نے جن اڈوں کا استعمال کیا ان میں جبوتی کا اڈہ بھی شامل تھا، فرانس نے جبوتی کے اڈے کو استعمال کیا اور وہاں سے فرانسیسی طیاروں نے پرواز کرکے عراق پر حملے کیے۔ جبوتی یورپی ممالک کی آویزش کے نتیجے میں دنیا کے نقشے پر نمودار ہونے والا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ یہاں کا صدر ریاست کا سربراہ ہوتا ہے، تمام انتظامی اختیارات اور مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہوتا ہے۔ یہاں صدارتی طرز حکومت قائم ہے۔ صدر کو قومی اسمبلی منتخب کرتی ہے جس کے اراکین کی تعداد ۶۵ ہوتی ہے اور پھر صدر وزیراعظم کو نامزد کرتا ہے جو حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ ☆☆☆